ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

The Daily

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | مطابق ۵ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ؕ

سیدہ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں تخفیف ہے۔

مالیر کوٹلہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب انفلوئنزا میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اب بخار تو نہیں لیکن کھانسی اور کمزوری بہت ہے۔ احباب نواب صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں انس احمد صاحب کو اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر کھانسی کی شکائت زیادہ ہے احباب دعائے صحت کریں ؕ

ستیارتھ پرکاش میں آئے دن تغیر و تبدل

کچھ عرصہ ہوا بانی آریہ سماج سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے خلاف حکومت سے بڑے زور کے ساتھ یہ مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ اس میں ہر مذہب و ملت کے بزرگوں اور پیشواؤں کی بے حد ہتک اور توہین کی گئی اور ہر مذہب کی تعلیم پر نہائت دلآزار اور منافرت انگیز نکتہ چینی کی گئی ہے۔ جس سے ہر وقت نقض امن اور فتنہ و فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے اسے ضبط کر لیا جائے۔ یا کم از کم اس کے وہ حصے حذف کرا دیئے جائیں جو تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے نہائت دلآزار اور تکلیف دہ ہیں۔ اور جن کے متعلق بعض سنجیدہ آریوں کا بھی یہ خیال ہے کہ وہ سوامی جی کی اس کتاب میں جو سب سے پہلے شائع ہوئی نہیں تھے ؕ

اس موقعہ پر آریوں کی طرف سے مروجہ ستیارتھ پرکاش کی حمائت میں جو سب سے بڑی دلیل پیش کی گئی۔ وہ یہ تھی کہ یہ آریوں کی مقدس مذہبی کتاب ہے۔ اور اس کا ان کے نزدیک وہی درجہ ہے جو دیگر مذاہب کے لوگوں کے نزدیک ان کی مقدس الہامی کتب کا ہے ؕ

غالباً اسی وجہ سے حکومت نے ستیارتھ پرکاش کی منسوخی کے مطالبہ کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن آریوں کے اس دعوے میں کہ ان کے نزدیک ستیارتھ پرکاش ویسی ہی مقدس اور الہامی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک قرآن کریم اور عیسائیوں کے نزدیک بائیبل کس قدر حقیقت پائی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ ایک تو اس طرح لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تمام کے تمام آریہ ستیارتھ پرکاش کے کئی ایک نہائت واضح اور مفصل احکام کی نہ صرف کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے انہیں رد کر رہے ہیں۔ مثلاً نیوگ اور بیواؤں کی شادی کرنے کے متعلق ان کا رویہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف ہے۔ دوسرے اس طرح کہ جب سے انہوں نے ستیارتھ پرکاش کو اردو کا جامہ پہنایا ہے اس کے ہر ایڈیشن میں تغیر و تبدل کرتے چلے آرہے ہیں۔ ۱۸۹۹ء میں پہلی بار اردو ستیارتھ پرکاش شائع کی گئی۔ اور اب تک اس کے گیارہ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ لیکن ہر ایڈیشن میں تغیر و تبدل کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ بالفاظ آریہ اخبار "پرکاش" (۵ فروری) "جب سے اردو ستیارتھ پرکاش کی پہلی ایڈیشن شائع ہوئی ہے۔ تب سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا۔ کہ ترجمہ لفظی خامیوں سے پاک نہیں۔ چنانچہ ہر ایڈیشن میں اصلاح ہوتی رہی"۔ لیکن اسے کافی نہ سمجھا گیا۔ کیونکہ "ہر بار یہ محسوس کیا جاتا رہا کہ یہ جزوی اصلاح کافی نہیں ساری کتاب کا از سر نو ترجمہ ہونا چاہیئے"۔ چنانچہ حال میں کافی تغیر و تبدل کے ساتھ اردو ستیارتھ پرکاش شائع کی گئی ہے۔

اس بارے میں جو اعلان کیا گیا ہے اس میں اگرچہ ظاہر یہی کیا گیا ہے۔ کہ اردو ترجمہ میں تبدیلی کی گئی ہے۔ لیکن آریہ بھاشا کا اردو میں ترجمہ کوئی ایسی مشکل چیز نہیں۔ جس کے متعلق سمجھ لیا جائے کہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے سوا جنہوں نے گیارہواں ایڈیشن مرتب کیا ہے۔ آج تک "آریہ پرتی ندھی سبھا" کو کوئی ایسا ودوان مل ہی نہیں سکا۔ جو ستیارتھ پرکاش کا صحیح مفہوم اور مطلب سمجھ سکتا۔ اور پھر دوسروں کے سامنے اسے اردو میں پیش کر سکتا۔ پھر جب یہی "پرتی ندھی سبھا" ان سابقہ ایڈیشنز کو جنہیں "مستند اردو ترجمہ" قرار دے چکی ہے اب رد کر رہی ہے۔ تو یہ کیونکر سمجھ لیا جائے کہ تازہ ایڈیشن جو اس نے اب پیش کیا ہے۔ اسے کل غیر مستند نہ ٹھہرائے گی۔

دراصل ستیارتھ پرکاش میں اس قسم کے تغیرات کرنے کی اصل وجہ اول تو وہ زبردست اعتراضات ہیں۔ جو سوامی جی کی پیشکردہ ویدک تعلیم پر پڑتے ہیں۔ اور جن کا ازالہ آریوں کی طاقت میں نہیں ہے۔ دوسرے وہ غیر معقول باتیں ہیں جو سوامی جی نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ویدک دھرم کی فضیلت ثابت کرنے کے زعم میں نکتہ چینی کے رنگ میں پیش کی ہیں۔ اور یہ ایسی وزنی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱ - احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصّہ لے سکتے ہیں۔

۲ - اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصّہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بُنیاد رکھنا ہے:۔

۳ - مجھے افسوس ہے۔ کہ جہاں حصّہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصّہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں:۔

۴ - ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ اُن کی لسٹ راستہ میں ضائع ہوگئی ہو۔ یا ممکن ہے۔ سیکرٹری نے خیال کیا ہو۔ کہ وُہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلّی کرلینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اِس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہوگئی۔ یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا:۔

۵ - ہوسکتا ہے۔ کہ سیکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دُوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو۔ مگر اس طرح ثواب سے محرُوم رہنے کی ذمّہ واری بھی افراد ہی پر ہوگی:۔

۶ - بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محرُوم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے:۔

۷ - جیسا کہ مَیں کہہ چُکا ہُوں تحریکِ جدید سے تبلیغ اِسلام کی ایک مستقل بُنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہُت زیادہ موجبِ ثواب ہے:۔

۸ - لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں۔ کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمّہ وار کون ہوسکتا ہے۔ مگر تحریکِ جدید کا حصّہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہٖ تعالےٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنادے:۔

۹ - جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وُہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصّہ لے چکے ہیں۔ تو دُوسروں کو تحریک کریں۔ اور اُن تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصّہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وُہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کرسکے۔ دُوسرے کے روپیہ سے آپ کو حاصل ہوجائے:۔

۱۰ - سب سے آخر میں آپ کو یہ توجّہ دلاتا ہُوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دُعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں برکت دے اور اس میں حصّہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں۔ کروڑوں بندگانِ خُدا کو خُدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اِسلام کا بول بالا ہو:۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

مصطفےٰ کمال اتاترک کی وفات کے بعد

"مہدیٔ آخر الزمان" بنانے کی سعی

(۲)

الٰہی خلعت کی بے حرمتی

الفضل مورخہ ۱۳ جنوری میں یہ بتایا جاچکا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال اتاترک کو ان کی وفات کے بعد اخبار "زمیندار" لاہور نے مہدیٔ آخر الزمان بنانے کی جو سعی ناکام کی ہے۔ اس کا شرعی نقطۂ نگاہ سے اسے کوئی حق حاصل نہ تھا۔ وہ مصطفےٰ کمال کو ایک کامیاب جرنیل۔ ایک اولوالعزم فاتح اور ایک مدبر حکمران تو کہہ سکتا تھا۔ مگر "مہدیٔ آخر الزمان" کہنا اُسے کسی صورت میں زیب نہیں دیتا تھا۔ کیونکہ تاریخی شواہد سے قطع نظر کرتے ہوئے لاکھوں زندہ لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ مصطفےٰ کمال نے کبھی "مہدیٔ آخر الزمان" ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔

اندریں حالات کسی شخص کے لئے خواہ وہ مصطفےٰ کمال کا کتنا ہی معتقد کیوں نہ ہو۔ یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ وہ ایک الٰہی خلعت کی اس قدر بے حرمتی کرے۔ کہ جو منصب خدائے ذوالجلال ہی اپنے کسی بندہ کو دے سکتا ہے۔ وہ ایک فانی اور خاکی انسان اٹھ کر خود بخود دوسرے کو دے دے۔ اور پھر ایسی حالت میں دے۔ جبکہ دوسرا شخص اپنی ساری عمر کے عمل سے یہ ثابت کر چکا ہو کہ اُسے روحانی مناصب سے کوئی واسطہ نہیں۔

صیاد اپنے دام میں

بہرحال اخبار "زمیندار" نے مصطفےٰ کمال کی مدح سرائی کے شوق میں انہیں مہدویت کا جامہ بھی پہنا دیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا۔ کہ مصطفےٰ کمال سے مسلمانوں کو اتنی محبت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک کسی بزرگ کسی مجدد اور کسی ولی کو اتنی مقبولیت نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس "کمال نمبر" میں اس نے یہ دعوےٰ دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسی نمبر میں قدرت نے بعض ایسے مضامین ادارۂ "زمیندار" یا بعض اور لوگوں کے ہاتھوں شائع کروا دیئے ہیں۔ جو مصطفےٰ کمال کی خود تجویز کردہ مہدویت کے جامہ کو پارہ پارہ کرنے والے ہیں۔ اور جنہیں پڑھنے کے بعد کوئی عقلمند اور فہیم شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ مصطفےٰ کمال "مہدی آخر الزمان" تھے۔

چونکہ یہ واقعات بہت دلچسپ ہیں اس لئے ناظرین اخبار کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے مطالعہ کے بعد ہر شخص یہ خود بخود فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکے گا۔ کہ مصطفےٰ کمال کو "مہدیٔ آخر الزمان" قرار دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔

انگریزی لباس اور ہیٹ کی ترویج

اخبار "زمیندار" لکھتا ہے:۔

"اتاترک کی مخالفت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سرگرم وہ مُلّا لوگ تھے۔ جو خلافتیوں کے وظیفہ خوار تھے۔ اور جنہیں اس بات پر آمادہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ مذہب کی آڑ لے کر مصلح قوم کی مخالفت کریں۔ چنانچہ جب غازی مرحوم نے حکم دیا۔ کہ سب ترک انگریزی لباس پہنیں۔ تو ان گمراہ مُلّاؤں نے شور مچا دیا۔ کہ مصطفےٰ کمال ترکوں کو کافروں کا لباس پہنانا چاہتا ہے۔ .... تبدیلی لباس کا حکم صادر ہونے کے دوسرے دن دو مُلّاؤں کو غازی کے حضور پیش کیا گیا۔ جو کسی صورت میں بھی اپنے سروں پر ہیٹ پہننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ اور فتوے صادر کر چکے تھے۔ کہ ہیٹ پہننا کافروں کا شعار ہے۔ غازی مرحوم نے ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کی۔ کہ ہیٹ پہننے سے مذہب کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ اس لئے آپ اپنی ضد سے باز آئیے۔ اور میرے حکم کی تعمیل کیجئے۔ غازی نے ان مُلّاؤں کے لئے دو ہیٹیں منگوائیں۔ اور ایک مصاحب کو حکم دیا۔ کہ وہ ان ٹوپیوں کو بصد احترام مُلّا صاحبان کے سروں پر رکھ دیں۔ ٹوپیاں رکھی گئیں۔ لیکن مُلّا صاحبان نے انہیں اتار کر نہایت نفرت سے زمین پر پھینک دیا۔ غازی کے حکم سے یہ ٹوپیاں پھر مُلّاؤں کے سروں پر رکھ دی گئیں۔ لیکن اُن کا پھر وُہی حشر ہُوا۔ اب اتاترک کے چہرہ پر غصّہ کے آثار نمودار ہوئے۔ اور اس نے ایک اشارہ کیا۔ جس پر ایک لوہار چھ چھ انچ کی چند میخیں اور ایک ہتھوڑا لئے کہیں پاس ہی سے نکل آیا اور غازی نے تیسری دفعہ اپنے مصاحب کو حکم دیا۔ کہ ٹوپیاں پھر ان بزرگواروں کے سر پر ٹکا دو۔ چنانچہ جب ٹوپیاں ٹک چکیں۔ تو غازی نے لوہار کو حکم دیا کہ ان کی ٹوپیوں پر دو دو کیل رکھ کر ان کے سر میں ٹھونک دو تاکہ ٹوپیاں اتر نہ سکیں۔ لوہار آگے بڑھا ہی تھا۔ کہ مُلّا صاحبان چلّا اٹھے۔ اے قوم کے سردار اے غازیٔ اعظم ہم تو محض دل لگی کر رہے تھے۔ بھلا آپ کا حکم اور اس سے انحراف۔ توبہ۔ ہمارے باپ کی بھی توبہ۔ اس کے بعد ان مُلّا حضرات کو کسی شخص نے ہیٹ کے بغیر نہ دیکھا"۔ (ص۲)

غور فرمائیے۔ یہ پہلی اصلاح ہے۔ جو بقول "زمیندار" "مہدیٔ آخر الزمان" نے کی۔ کہ انگریزی ہیٹ ہر شخص کے سر پر رکھوا دیا۔ اور انگریزی لباس سے ہر شخص کو ملبوس کر دیا۔ اگر یہی مہدویت ہے اگر یہی دین اور یہی اسلام ہے۔ تو ایسی مہدویت کو ہر باغیرت مسلمان دور سے ہی سلام کرے گا۔ اور کہے گا:۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

روایاتِ اسلامیہ میں قطع و بُرید

پھر مولوی ظفر علی صاحب خود اقرار کرتے اور لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"جدید جمہوری نظام کو یورپ کی مادی قوتوں کا مدمقابل بنانے کے لئے غازی ممدوح نے روایاتِ اسلامیہ میں کچھ قطع و برید بھی کی جس کی موزونیت محلِ نظر ہوسکتی ہے"۔ (ص۲)

گویا "روایاتِ اسلامیہ" میں مصطفےٰ کمال نے یقیناً ایسی قطع و برید کی ہے جس پر بجا طور پر ہر مسلمان اعتراض کر سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا "مہدیٔ آخرالزمان" کا یہی کام تھا۔ کہ وہ آتے ہی روایاتِ اسلامیہ میں قطع و برید شروع کر دے۔ اور بجائے اسلامی تعلیم کو مستحکم کرنے کے اس کے شجرۂ طیبہ کی شاخیں تراشنا شروع کر دے۔ اگر احادیث میں مہدیٔ آخر الزمان" کا یہی کام بتایا گیا ہے۔ تو زمیندار کہہ سکتا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال "مہدیٔ آخر الزمان" تھے۔ لیکن اگر احادیث میں مہدی کا یہ کہیں بھی کام نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ دین کو ضعف پہنچائے گا۔ اور نہ عقلاً وہ شخص مہدی کہلا سکتا ہے۔ جو ہدایت کی بجائے ضلالت کا راستہ مسلمانوں کو دکھائے۔ تو انہیں مہدیٔ آخرالزمان" قرار دینا اگر اسلام اور مسلمانوں کی توہین نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

مولوی ظفر علی صاحب نے یہیں تک اقرار نہیں کیا۔ بلکہ وہ اور زیادہ کھلے الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

"غازی مصطفےٰ کمال نے خلافت کے منصب کو ختم کر دیا۔ اور جدید وضع کی جمہوریت کی بنیادیں استوار کیں۔ جس پر وطنیت کا مغربی روغن چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن (ذرا موشگافی ملاحظہ ہو) جن کو دیدۂ بینا دیا گیا ہے۔ انہیں صاف نظر آرہا ہے۔ کہ

١٤١

طبقہ نسواں کے بے نقاب ہونے کے باوجود۔ عربی رسم الخط کی بجائے لاطینی حروف کے اختیار کر لینے کے باوجود۔ مشرقی طربوش کی جگہ مغربی ہیٹ کے آجانے کے باوجود خانقاہوں کے حال وقال کے علاوہ گلیوں کی ہاؤہو کے باوجود ملتِ ترکیہ کی رگ و پے میں وہی سیزدہ صد سالہ اثرات سمائے ہوئے ہیں۔ جن کا چشمہ حضور سرورِ کون و مکان بابا تنا ھو وا مھا تنا کے قدموں تلے سے پھوٹا تھا۔" صٹ

کیا عجیب استدلال ہے کہ باوجودیکہ مصطفےٰ کمال نے پردہ کو اڑا دیا۔ عربی رسم الخط کی بجائے لاطینی رسم الخط اختیار کیا۔ انگریزی ہیٹ اور انگریزی لباس جاری کر دیا۔ پھر بھی چشمہ وہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھوٹا تھا۔ کوئی ان مولانا سے پوچھے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مسلمان عورتیں بے پردہ پھرا کرتی تھیں۔ کیا اس وقت بھی صحابہ کے سروں پر ہیٹ ہوا کرتے تھے۔ کیا وہ بھی یہ پسند کرتے تھے کہ عربی رسم الخط ترک کر دیں۔ اگر نہیں تو یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ ملت ترکیہ کی رگ و پے میں وہی تعلیم سمائی ہوئی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دی تھی۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کہا جائے۔ کہ فلاں شخص ہر بات میں اپنے باپ کے خلاف چلتا ہے۔ مگر اسے اپنے باپ سے محبت بڑی ہے۔ جب پردہ کو ترک کر دیا گیا۔ جب مغربی لباس اختیار کر لیا گیا۔ اور جب مغربیت اپنے اندر پیدا کر لی گئی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں تعلق رہا۔ اور جس شخص نے یہ اصلاحات کی ہیں اسے مہدیٔ آخرالزماں قرار دینا کہاں درست ہوا۔

چھوٹی چھوٹی غلطیاں

مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"بتقاضائے بشریت اس فوق العادۃ اصلاحی جدوجہد میں ان (یعنی مصطفےٰ کمال) سے بہت سی چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی ہو گیا جنکی تلافی اسلام کی زبردست روحانی قوت اپنے وقت پر کر کے رہیگی"۔ صٹ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ اسلام کی زبردست قوت اپنے وقت پر تمام خامیوں کو دور کر دے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ ایک قوم کی قوم ان خلاف اسلام امور میں منہمک ہوئی ہے اسے زمیندار کس مونہہ سے مہدیٔ آخرالزمان قرار دیتا ہے۔ مہدی تو وہ ہے جو لوگوں کو ہدایت دے۔ جو اسلام کی تعلیمات کا خود عملی نمونہ ہو اور دوسروں کو بھی اپنی قوتِ قدسیہ سے نیک اور پاک بنانے والا ہو۔ نہ وہ جو کہ خود ہی مغربیت کے سیلاب میں بہا جا رہا ہو۔

مہدویت کے باب میں مصطفےٰ کمال کی رائے

پھر مصطفےٰ کمال کے نادان دوست تو انہیں مہدی قرار دے رہے ہیں۔ مگر خود ان کی مہدویت کے باب میں جو رائے تھی۔ اسکا اظہار اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ زمیندار لکھتا ہے۔ "اتاترک کو ایک جھوٹے امام مہدی سے بھی واسطہ پڑا۔ یہ شخص استنبول میں تھا۔ اور اس نے مہدویت کا دعوےٰ کر کے اپنے عقیدت مندوں کی ایک کثیر جماعت پیدا کر لی تھی۔ استنبول کے حکام نے انگورہ کی مرکزی حکومت کو اس کی اطلاع دی۔ اور ہدایات طلب کیں۔ حکومت انگورہ کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ کہ ایک امام مہدی سے کس طرح نپٹا جائے۔ کیونکہ اگر اسے پھانسی دے دیا گیا۔ تو اس کے عقیدت مند اسکی قبر کی پرستش کرنی شروع کر دینگے۔ اور ملک میں ایک نیا بتکدہ قائم ہو جائیگا۔ آخر حکومت نے یہ مسئلہ غازی مصطفےٰ کمال کے پیش کر دیا۔ غازی کو اسکے متعلق کچھ سوچنے میں چند منٹ سے زیادہ نہ لگے۔ اور آپ نے حکم دیا کہ حضرت امام مہدی کو بڑے ادب و احترام کے ساتھ پاگل خانے بھجوا دیا جائے۔ اور ایک لوٹا اور ایک مصلےٰ بھی مہیا کر دیا جائے"۔ (صٹ)

یہ وہ نظریہ ہے جو مصطفےٰ کمال کا امام مہدی کے متعلق تھا کہ وہ یہ سنن بھی برداشت نہیں کر سکے۔ کہ کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور جھٹ اسے پاگل خانے بھجوا دیتے ہیں جو اس امر کی دلیل ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال کے نزدیک ایسے دعوے کرنا پاگل ہونے کی ایک علامت تھی۔ پس جبکہ وہ خود ایسے مدعیوں کو پاگل سمجھا کرتے تھے تو یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خود مہدی آخرالزمان تھے۔ یقیناً اگر ان کی زندگی میں انہیں مہدی قرار دیا جاتا اور انہیں معلوم ہو جاتا کہ مجھے بعض لوگ مہدی قرار دے رہے ہیں۔ تو کچھ تعجب نہیں وہ ایسا کہنے والوں کو ہی پاگل خانے بھجوا دیتے۔ مگر زمیندار کی ستم ظریفی دیکھئے۔ ادھر مصطفےٰ کمال نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ اور ادھر اس نے یہ راگ الاپنا شروع کر دیا۔ کہ وہ مہدیٔ آخرالزماں تھے۔ کوئی اس بندۂ خدا سے پوچھے۔ کہ یہ کونسی عقل ہے جس کا تم نے مظاہرہ کیا ہے۔ اگر وہ مہدی تھے تو انہوں نے کب مہدویت کا دعوےٰ کیا۔ اور اگر انہوں نے یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ تو پنجاب کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر تمہیں یہ کہاں سے حق حاصل ہو گیا۔ کہ تم انہیں مہدی قرار دے دو۔

اسلام کے لئے کیا کیا

پھر ہر شخص جانتا ہے کہ مہدی آخرالزماں کا کام یہ تھا کہ وہ اسلام کی مدد کرتا۔ مگر مصطفےٰ کمال کی مساعی کا اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک سیاح نے جب غازی عصمت پاشا سے یہ سوال کیا۔ کہ آپ نے اب تک اسلام کے لئے کیا کیا ہے۔ تو وہ سوائے اس کے اپنی کوئی اسلامی خدمت نہ بتا سکے۔ کہ "ہم نے اسلام کو ایسی بنیاد پر کھڑا کر دیا ہے۔ کہ اب اس کے نام سے ترکوں کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے اپنے عمل سے حریت و استقلال کی جدوجہد کی ہے۔ اور حفظِ وطن کی سرگرمیوں سے بتا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے"۔ صٹ گویا استخلاص وطن کے لئے انہوں نے جو قربانیاں کیں لے دے کے یہی کچھ ان کے پاس ہے۔ اور گو یہ ایک کارنامہ اور بہت بڑا کارنامہ ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ مگر اس وقت سوال ان قربانیوں کا نہیں جو وطن کے لئے کی گئیں بلکہ سوال ان قربانیوں کا ہے جو اسلام کے لئے کی گئیں۔ بیشک ترک زندہ ہو گئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اسلام بھی زندہ ہوا یا نہیں۔ اسلام کی زندگی ترکوں کی زندگی کے ساتھ وابستہ نہیں تھی بلکہ اسلام کی زندگی اسلامی تعلیم کے احیاء کے ساتھ وابستہ تھی۔ وہ تعلیم اگر زندہ نہیں ہوئی۔ اگر قرآن زندہ نہیں ہوا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ زندہ نہیں ہوا تو ترک لاکھ زندہ ہو جائیں۔ ان کی زندگی اپنی زندگی تو کہلا سکتی ہے۔ مگر اسلام کی زندگی نہیں کہلا سکتی بہر حال غازی مصطفےٰ کمال کی جدوجہد اسلام کو کوئی نفع نہیں پہونچا سکی۔ اور جب اسلام ان کے ہاتھوں زندہ نہیں ہوا۔ تو ترکوں کے احیاء سے انہیں اتاترک یعنی ترکوں کا باپ تو قرار دیا جا سکتا ہے مگر مہدیٔ آخرالزماں قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ڈاڑھی منڈانا اور سگرٹ نوشی

پھر غازی مصطفےٰ کمال کی جو تصویر زمیندار میں شائع کی گئی ہے۔ اس میں ان کی داڑھی بالکل غائب ہے۔ اور زمیندار کو اس بات کا بھی اقرار ہے کہ انہیں سگرٹ نوشی کی عادت تھی۔ حتیٰ کہ ایک رات انہوں نے ۷۵ سگرٹ پیئے۔ صٹ

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل مسلمانوں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو داڑھی منڈواتے اور سگرٹ پیتے ہیں۔ لیکن یہاں ذکر عام مسلمانوں کا نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کا ہے۔ جس کے متعلق زمیندار یہ کہتا ہے کہ وہ مہدیٔ آخرالزماں تھے۔ ایسے شخص کا یقیناً یہ عمل کہ وہ داڑھی منڈواتا اور سگرٹ نوشی کرتا تھا ایسا ہے جسے دیکھ کر کوئی شخص اسے مہدیٔ آخرالزماں قرار نہیں دے سکتا۔

"زمیندار" کی عاقبت نااندیشی

بہرحال زمیندار نے مصطفےٰ کمال کو مہدیٔ آخرالزماں قرار دے کر سخت عاقبت نااندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ کاش وہ سمجھتا کہ مہدیٔ آخرالزماں جس نے آنا تھا وہ آچکا۔ اور وہ وہی ہے جس کے دامنِ پاک سے تمام جماعت احمدیہ وابستہ ہے۔ مگر افسوس کہ وہ خدا کے بنائے ہوئے مہدیٔ آخرالزمان کا تو منکر ہے اور خود ایک ایسے شخص کو مہدیٔ آخرالزماں بنانے کی سعی میں مشغول ہے۔ جس نے عمر بھر ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ اندھی عقیدت اور بے جا محبت

اخبار پیغام صلح کی افترا پردازی اور پھر مجرمانہ خاموشی

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک تقریر کا ذکر کرتے ہوئے۔ پیغام صلح نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا تھا۔

"چوہدری صاحب موصوف نے جماعت لاہور کو باغی قرار دیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ان کے خلیفہ صاحب آج سے بہت قبل اختلاف کے بعد ہی ہمیں باغی قرار دے کر قتل کا فتوے تک صادر فرما چکے ہیں"۔ (۴ جنوری ۳۹ء) میں نے "پیغام صلح" کے مضمون کا جواب دیتے ہوئے مندرجہ بالا بیان کے متعلق نہایت واضح الفاظ میں لکھا تھا کہ "یہ محض جھوٹ اور بہتان ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے کبھی جماعت لاہور یعنی غیر مبایعین کو باغی قرار دے کر ان کے قتل کا فتویٰ صادر کیا۔ اگر "پیغام صلح" میں ہمت ہے۔ تو اس فتوے کو پیش کرے۔ جس میں غیر مبایعین کو واجب القتل قرار دیا گیا ہے"۔ (الفضل ۱۲ جنوری)

آج تک پیغام صلح نے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پیغام صلح کے لئے دو راستے ہیں۔ یا تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی کوئی تحریر پیش کرے۔ جس میں حضور نے غیر مبایعین کو واجب القتل قرار دیا ہو۔ اور یا پھر اس افترا پردازی اور بہتان طرازی پر ندامت کا اظہار کرے اور آئندہ کے لئے اس قسم کے کمینہ افعال سے اجتناب اختیار کرے۔ یقیناً پہلا راستہ "پیغام صلح" کے لئے کھلا نہیں۔ کیونکہ وہ کوئی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا۔ اسی لئے وہ اس وقت تک مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے اب صرف دوسرا طریق موجود ہے۔ مگر اس پر چلنے کے لئے اخلاقی جرأت درکار ہے۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطبہ عید الاضحیٰ

اس سال دہلی میں نماز عید الاضحیٰ حسب معمول روشن آرا باغ میں ادا کی گئی۔ جو حافظ عبد السلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شملہ نے پڑھائی۔ خطبہ آنریبل چوہدری ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا۔ جماعت کو بہت سی نصائح فرمائیں اور فلسفہ قربانی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ احباب کو خواہشات نفسانی کی قربانی کرنی چاہئیے۔ مزید برآں اپنی زندگی سادگی کے ساتھ گذار کر مالی قربانی میں زیادہ حصہ لینا چاہئیے۔ اور وقت کی قربانی کر کے اپنے اوقات کو تبلیغ میں خرچ کرنا چاہئیے۔ یہ سال ہمارے لئے خاص قربانیوں کا سال ہے۔ مالی لحاظ سے اپنے فرضی چندے ادا کرنے کے بعد تحریک جدید اور جوبلی فنڈ کو پورا کرنا چاہئیے اور تبلیغی پہلو سے اپنی کوششوں کو کئی گنا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دو۔ تاکہ ہم سلسلہ کی پچاس سالہ جوبلی اور اپنے امام کی پچیس سالہ جوبلی کے حقیقی طور پر شکر گزار ثابت ہوں۔ غلام حسین از نئی دہلی۔

قابل توجہ کارکنان جماعت ہائے احمدیہ

نظارت امور عامہ میں ایک جگہ کی جماعت کی طرف سے اطلاع پہنچی ہے کہ ایک پولیس تھانہ نے سرکاری آرڈر کی بنا پر جماعت کے کارکنوں کے نام اور پتے دریافت کئے ہیں۔ اگر اس قسم کا استفسار کسی اور جماعت سے بھی کیا گیا ہو۔ تو نظارت امور عامہ کو فوراً اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

فطرت انسانی پر توحید ربانی کی ضرب

یہ ایسوشی ایٹڈ پریس کا تار ہے۔ کسی مسلمان نامہ نگار کی بھیجی ہوئی خبر نہیں اور نہ کسی مسلم اخبار میں چھپی ہے۔ بلکہ "پرتاپ" لاہور نے اسے شائع کیا ہے کہ ۱۳ جنوری کو جلھوڑہ (جھانسی) میں شدید ژالہ باری کے نتیجے میں کئی ایک اشخاص کی ہلاکت ہوگئی۔ فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا۔ اور متعدد مویشی مر گئے۔ ڈو ڈو سیر وزنی اولے پڑے اور ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ سلسلہ جلھوڑہ اور مبس نواحی دیہات میں جاری رہا۔ سینکڑوں پرندے لقمۂ اجل ہو گئے۔ اور مویشی بھی بھاری تعداد میں مرے۔ حتّے کہ انسان بھی۔ اور زخمی تو کثیر التعداد ہوئے۔

پھر اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ "پہلے تو لوگوں نے پرماتما سے پرارتھنا کی۔ مگر جب اپنے سامنے مویشیوں کو مرتے اور فصلوں کو تباہ ہوتے دیکھا تو نراش (نا امید) ہو کر مورتیاں وغیرہ اٹھا کر باہر پھینک دیں۔ اور بعد میں توڑ ڈالیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کئی ہندوؤں نے مندر کو گرانٹ دینی بند کر دی ہے"

(ا۔ پ)

یہ ماجرائے درد و سرگزشت المناک پڑھ کر بار بار قرآن مجید کی آیات زبان پر آتی ہیں۔ کہ اللہ تعالے کا کلام کیا انسانی فطرت کا صحیح نقشہ کھینچتا ہے۔ اور کس طرح پر اس نے ہدایت کا واضح بیان کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی جب کوئی موج عذاب انہیں سائبان کی مانند ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر چھا جاتی ہے۔ تو وہ نہایت خلوص قلبی کے ساتھ اپنے حقیقی معبود کو پکارنے لگتے ہیں۔ بعینہٖ اسطرح جیسے ان بتوں کے پجاریوں نے پرماتما سے پرارتھنا شروع کر دی۔ لیکن چونکہ یہ پکار اضطراری ہوتی ہے۔ دل سے جس کے ساتھ عملی تبدیلی ہو نہیں ہوتی۔ کچھ فائدہ۔ یا پائدار فائدہ نہیں دیتی۔ تب وہ اپنے بتوں اور مورتیوں کو سخت سست کہنے لگ جاتے اور ان سے کامل بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا کَذٰلِکَ یُرِیْھِمُ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْھِمْ وَمَا ھُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ۔ غرض یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے۔ کہ مشرکین پر ایسی گھڑیاں ضرور آتی ہیں۔ کہ ان پر ان کی ضلالت کھل جاتی ہیں۔ مگر جلد ہی وہ النفاد عادت اور بزدلی و حماقت کا شکار ہو کر اسی گڑھے میں پھر اوندھے منہ گر جاتے ہیں جس سے عذاب کا جھٹکا انہیں نکالتا ہے۔ اعاذنا اللہ منھا۔ اکمل عفا اللہ عنہ۔

ایک نہایت ضروری اعلان

ایک صاحب شاہ بخش صاحب عرف شاہ نواز صاحب متوطن بنڈہ ملانہ تحصیل و ضلع ملتان کی نظر سے اگر یہ سطور گزریں۔ تو وہ خود یا کوئی اور بھائی جنہیں معلوم ہو۔ کہ آج کل شاہ بخش صاحب کہاں ہیں۔ ان کے مفصل پتہ سے جلد مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ صاحب موصوف سے ایک ضروری کام ہے۔

خاکسار۔ ایڈیٹر "الفضل" قادیان

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

امریکہ کی جنگی تیاریاں

پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کانگرس (امریکن پارلیمنٹ) سے کہا ہے کہ ۵ کروڑ ڈالر منظور کئے جائیں۔ جو زیادہ تر نیشنل ڈیفینس پروگرام کے سلسلہ میں ہوائی جہاز خریدنے پر خرچ کئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵۶۵ نئے جنگی ہوائی جہاز خریدے جائیں گے۔ اس کے علاوہ پریذیڈنٹ نے ۱۴۹۰۰۰۰ ڈالر دو ائرلیس کے سامان کے سلسلے میں طلب کیا ہے اور ۲۰۶۷۰۰۰ ڈالر ۵۶۵ نئے ہوائی جہازوں کے لئے سینٹ نے ۴۷/۴۶ دوٹوں سے پریذیڈنٹ کے ۸۷۵۰۰۰۰۰ ڈالر کے مطالبہ کو رد کر دیا ہے البتہ ۲۵۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم منظور کر لی ہے۔ اور یہ رقم ایوان نمائندگان نے منظور کی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ۱۲ جنوری کو بھی اس ضمن میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کانگرس کے سامنے اس قسم کا مطالبہ پیش کیا تھا۔

مسولینی سے گفت و شنید کے متعلق مسٹر چیمبرلین کا بیان

ہاؤس آف کامنز میں اپنے اٹلی کے دورہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے ۳۱ جنوری کو مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے کہا۔ اٹلی سے ہماری گفت و شنید نہایت صاف اور بے لاگ طریقہ پر ہوئی۔ اس موقعہ پر طرفین نے اپنا اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا ہر چند ہر بات پر اتفاق رائے مشکل تھا۔ اور اس کی توقع بھی نہیں کی گئی تھی۔ تاہم دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے حالات اور نقطہ نگاہ سے واقف ہونے کا موقع میسر آیا بسلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ مسولینی نے شروع میں ہی اس بات کو واضح کر دیا تھا۔ کہ اٹلی برلن اتحاد اٹلی کی خارجہ پالیسی کا جزو اعظم ہے ہم نے بھی مسولینی پر یہ حقیقت واضح کر دی۔ کہ فرانس اور برطانیہ کا اتحاد ہماری پالیسی کی اساس و بنیاد ہے۔

بحیرہ روم کے متعلق مسولینی نے برطانوی معاہدے پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ اٹلی اس معاہدہ کی شرائط کو وفاداری سے پورا کریگا اس گفت و شنید میں یہ بھی ذکر آیا کہ اطالوی ایسٹ افریقہ اور سوڈان اور اس کے نواحی پر برطانوی علاقہ کی حدبندی کا تصفیہ اطالوی برطانوی معاہدے کی شرائط کے مطابق باہمی گفت و شنید سے کیا جائیگا۔ جہاں تک سوڈان کا تعلق ہے۔ حکومت مصر قدرتی طور پر گفت و شنید میں حصہ لے گی۔ بندش اسلحہ بندی کے متعلق مسولینی نے حالات سازگار ہونے پر اس کے متعلق گفت و شنید کرنے پر آمادگی ظاہر کی یہودیوں کے متعلق مسولینی نے یہ خیال ظاہر کیا۔ چونکہ یہ مسئلہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس کا تصفیہ دو طاقتوں میں گفت و شنید سے نہیں ہو سکتا

صدر جمہوریہ امریکہ کی تازہ تقریر

امریکن سینٹ کی فوجی کمیٹی کے سامنے مسٹر روزویلٹ نے حال میں ایک تقریر کی۔ یہ اجلاس گو خفیہ تھا۔ مگر امریکن اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تقریر میں آپ نے کمیٹی کے ممبروں پر اس بات کے لئے زور دیا۔ کہ اگر ڈکٹیٹری ممالک اور جمہوریتوں کے مابین جنگ شروع ہو جائے۔ تو امریکہ فرانس کو اپنی سرحد تصور کریگا۔ آپ نے کہا کہ جنگ کے شروع ہونے پر امریکہ کی سرحد یورپ میں ہوگی۔ نیز یہ کہ جمہوریتوں کے ساتھ امریکہ کے معاہدات ہو چکے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے امریکہ ضرور میدان میں اترے گا۔ آپ کی پارٹی کے ایک اور ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہوائی جہازوں کی خرید کے متعلق فرانس اور برطانیہ سے امریکہ کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور کہ یہ فروخت غیر جانبداری کے معاہدے کی خلاف ورزی نہ ہوگی۔

پریذیڈنٹ امریکہ کی تقریر پر یورپین اخبارات کے تبصرے

صدر جمہوریہ امریکہ کی متذکرۃ الصدر تقریر نے جرمنی میں بے حد جوش پیدا کر دیا ہے۔ نازی پارٹی کا آفیشل اخبار اس پر اظہار نفرت کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ جمہوری حکومتوں کو جنگ کے لئے اکسا رہے ہیں اور یہودیوں کی حمایت کے جوش میں اندھے ہو کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ اس تقریر سے وہ اثر مٹانے کی کوشش کی گئی ہے جو ہٹلر کی تقریر سے پیدا ہوا تھا۔

انگلستان کا اخبار لبرل نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ مسٹر روزویلٹ کی تقریر بہت اچھی ہے اور آپ نے حقائق کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ مستقبل کی قسمت کا فیصلہ مسیسی پی کے کنارے پر نہیں بلکہ رائن کے کنارے پر ہوگا۔ ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے کہ اس تقریر میں جمہوری حکومتوں کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے وہ بالکل کاروباری نوعیت رکھتی ہے۔ لہذا جمہوریتوں کو اس پر زیادہ خوش نہ ہونا چاہئے۔ امریکہ فرانس اور برطانیہ کی امداد تو کرنا چاہتا ہے مگر اس طریق پر کہ ان [illegible] قیمت وصول کر کے ان کو سامان جنگ مہیا کر رہا ہے

امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہوور نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر روزویلٹ ملک کی پالیسی کو ایسی راہ پر لے جا رہے ہیں جس سے جنگ کا خطرہ بہت قریب ہو گیا ہے۔ اگر کوئی جنگ شروع ہو گئی۔ تو دنیا میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جائے گی۔ امریکہ دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر جنگ میں صرف اسی صورت میں حصہ لے سکتا ہے۔ کہ سول آبادی پر بے تحاشا بمباری کر کے بچوں اور عورتوں کو بیدردانہ قتل کیا جائے۔

ہر ہٹلر کی تازہ تقریر

۳۰ جنوری کو ریشتاغ (پارلیمنٹ) کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ آج سے چھ سال پہلے ہماری پارٹی کی کوئی طاقت نہ تھی۔ ملک کی سب پارٹیاں ہماری مخالف تھیں۔ اور انہوں نے یہودیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر رکھا تھا۔ مگر جن یہودیوں نے یورپ کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کو تباہ کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی سازش کر رکھی تھی۔ آج وہ نہ دبا لاکر دیئے گئے ہیں اور چھ سال میں وہ کام ختم ہو گیا ہے جس کے لئے صدیاں درکار تھیں۔

جنگ کے بعد ہم پر بہت سا تاوان ڈالا گیا۔ اور نو آبادیاں چھین لی گئیں۔ گو اس سے بھی برطانیہ کی حکومت اور اس کی رعایا دولت مند نہ ہو سکی۔ مگر جرمنی پہلے سے زیادہ طاقتور ہے۔ ہم اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے اپنی نو آبادیاں واپس لینا چاہتے ہیں ہم اشیاء خوردنی اور خام پیداوار ان سے خریدنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی صنعت کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اقتصادی دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہماری نو آبادیاں ہمیں واپس کر دی جائیں۔ جرمنی کو اپنی مصنوعات کی فروخت کے لئے انتظام کرنا پڑے گا۔ ورنہ یہ قوم مر جائیگی۔ لیکن آپ یقین رکھیں کہ جرمن زندہ رہیں گے اور ان کے لیڈر حتی المقدور ان کو زندہ رکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

ہمیں برطانیہ یا فرانس سے کوئی عداوت نہیں۔ بلکہ ہم تو صلح اور آشتی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اگر اٹلی کو کسی سے جنگ کرنی پڑی۔ تو ہم اس کا ساتھ دیں گے اور دونوں مل کر یورپ کی تہذیب و تمدن کو تباہی سے بچائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایک طویل مدت تک جنگ نہ ہوگی اور صلح کا دور دورہ رہیگا۔ ہم کسی غیر ملک کا کوئی حصہ لینا نہیں چاہتے۔ صرف اپنی نو آبادیاں واپس لینا چاہتے ہیں

ہسپانیہ کی صورت حالات

جبل الطارق سے [illegible] فروری کی آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ [illegible] بارسیلونا اور کٹلونیا کے بعد حکومت سپین کے وزیر اعظم ڈاکٹر نگرین نے اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی حکومت کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ اور جنوبی و مرکزی حصہ ملک میں ہزاروں نوجوان ہمارے جھنڈے تلے لڑنے کے لئے سربکف کھڑے ہیں۔ اس لئے حکومت کبھی پیٹھ نہیں دکھائے گی بحالات موجودہ صلح کی صرف دو ہی شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے ملک کی آزادی بیرونی مداخلت سے پاک ہو۔ اور دوم لوگوں کو اختیار دے دیا جائے۔ کہ وہ جس قسم کی حکومت اپنے لئے چاہیں۔ قائم کریں۔ نیز یہ کہ انتقامی کارروائیاں نہ کی جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ باغی افواج کی پیشقدمی تا حال جاری ہے اور وہ صوبہ گیرونا میں بھی داخل ہو گئی ہیں۔ اطالوی فوجیں بدستور ان کے ساتھ ہیں اور جنگ میں حصہ لے رہی ہیں۔ تاہم حکومت کے

وصیتیں

نمبر ۵۲۵۴ منکہ حمیدہ بی بی زوجہ محمد لطیف قوم راجپوت عمر ۲۶ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جس کی تفصیل یہ ہے۔ مہر ۱۲۵ روپے ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ اور مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد جائیداد اور زاید ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا حمیدہ بی بی۔ گواہ شد بقلم خود میاں محمد لطیف مستری خاوند موصیہ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال

نمبر ۵۲۵۶ :۔ منکہ برکت بی بی بیوہ میاں اللہ دتہ صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال ساکن بکھو کے معماراں۔ ڈاکخانہ ڈیرہ باوا نانک ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک مکان قیمتی ایک سو ڈیڑھ سو روپیہ پختہ وخام جو بکھو کے معماراں گاؤں میں ہے۔ میرے ایک جوڑی کڑے چاندی کے وزن ۲۰ تولہ۔ قیمت عـــہ روپیہ تقریباً ہے۔ حق مہر ـــ روپے جو خاوند کے مرنے کے بعد بخش دیا تھا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد برکت بی بی بیوہ۔ میاں اللہ دتہ نشان انگوٹھا دارالرحمت۔ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال قادیان۔ گواہ شد۔ بقلم خود میاں محمد لطیف پسر موصیہ

نمبر ۵۲۹۹ منکہ باغ دین ولد چوہدری فتح دین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداره عمر تقریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن چک ۳۰/۱۱۰ ڈاکخانہ ۳۱/۱۱۰ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

اول سابقہ سکونت کتھووالی۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں جدی اراضی پندرہ بیگھہ بشراکت دیگر حصہ داران ہے۔ جس میں مظہر ۱/۹ حصہ کا مالک ہے اور اس ۱/۹ حصہ کی قیمت اندازاً ۲۰۰ روپیہ ہے۔

دوم۔ خود پیدا کردہ جائیداد بشراکت دیگر حصہ داران موضع کتھووالی مذکورہ میں اراضی اکاون بیگھہ ہے۔ جس میں مظہر ۱/۹ حصہ کا مالک ہے۔ اور ۱/۹ حصہ کی قیمت اندازاً مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ سوم:۔ موضع چک ہوشیارہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ میں خود پیدا کردہ جائیداد بشراکت دیگر حصہ داران موازی تیس ۳۰ بیگھہ اراضی ہے۔ جس میں مظہر ۱/۹ حصہ کا مالک ہے اور اس ۱/۹ حصہ کی قیمت اندازاً سوا تین صد روپیہ ہے۔ مذکورہ فقرہ ۱۔ ۲۔ ۳ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چہارم۔ موضع چک ۳۰/۱۱۰ تحصیل وضلع منٹگمری میں تین مربعہ جات سرکار عالیہ سے مظہر کے نام عطیہ ہیں۔ جس میں سے ایک مربعہ موروث ہو چکا ہے۔ لیکن تاحال اس کی قیمت ادا نہیں کی۔ تاوقتیکہ قیمت ادا نہ ہو مالک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ڈیڑھ مربعہ اراضی منجملہ بشرائط گھوڑی پال ہیں۔ اور باقی نصف مربعہ نمبرداری کی وجہ سے ہے۔ اس کی پیداوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ پنجم چک ۳۰/۱۱۰ مذکورہ میں مظہر نمبردار اور نائب ذیلدار ہے۔ نمبرداری کی فیس یعنی تنخواہ تقریباً پچاس روپیہ سالانہ ہے۔ مگر اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور مبلغ ستر روپے انعام نائب ذیلداری سالانہ سرکار عالیہ سے عطا ہوتا ہے۔ ششم۔ سرکار عالیہ کی طرف سے ۲ ۱/۲ احاطہ جات جن کا رقبہ پانچ کنال ہے۔ ان میں رہائشی مکان برائے خود و مال مویشی ہیں۔ لیکن ان احاطہ جات میں حقوق ملکیت ابھی حاصل نہیں ہیں۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمدنی مندرجہ فقرہ ۵ اور آمد جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ باغ دین بقلم خود۔ گواہ شد۔ شہاب دین بقلم خود پسر موصی۔ گواہ شد۔ اسد اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لا، لاہور۔

نمبر ۵۳۰۳ :۔ منکہ نور جہاں بیگم۔ بیوہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم۔ قوم قریشی عمر باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد صرف دو مکان ہیں مبلغ دو ہزار روپیہ کا حصہ ہے جو لاہور حویلی کابلی مل میں میرے لڑکوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اور جو مجھے بطور ورثہ میرے مرحوم خاوند سے ملا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے سوا میری ملکیت ثابت ہو۔ تو میرے سب ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :۔ نشان انگوٹھا نور جہاں بیگم۔ گواہ شد محمد یوسف قریشی بقلم خود قریشی بلڈنگز کابلی مل لاہور گواہ شد۔ سید عبدالحی آف منصوری۔

نمبر ۵۳۰۲ :۔ منکہ مختار احمد ولد شاہ دین صاحب جاگیر دار قوم قریشی پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ماہل پور ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۱۸/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ قبلہ ام والد صاحب بزرگوارم بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ عـــہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ مختار احمد رکن مجلس خدام الاحمدیہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور حال دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد۔ امام دین ولد محمد صدیق سیکھوانی دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد۔ محمد شریف خاں ولد مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی دارالرحمت قادیان

نمبر ۵۲۹۳ :۔ منکہ غلام حسین ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ دوکانداری عمر ۲۸ سال۔ تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۱ء۔ ساکن کاہنووان۔ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمدنی موجودہ صورت میں تقریباً دس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اس لئے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے وہی مالک ہیں۔ میری وفات کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام حسین کاہنووان گواہ شد۔ سید عبدالعزیز سیکرٹری انجمن احمدیہ کاہنووان گواہ شد۔ محمد عبداللہ بی اے بی ٹی برادر موصی۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲ فروری ۔ جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے ایک سوال کے جواب میں کہا ۔ کہ مانچوکیو اور سوویٹ روس کی سرحد کی حفاظت کے لئے موثر تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن کی تفاصیل بیان نہیں کی جاسکتیں ۔ روس نے اپنی سرحد میں زبردست قلعہ بندی شروع کر رکھی ہے۔

لاہور ۲ فروری ۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ ۵ سے ۱۲ فروری تک تمام صوبہ میں "اندھے پن" کے خلاف ہفتہ منایا جائے ۔ اور بیماریوں کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا جائے۔

دہلی ۲ فروری ۔ لوکل گورنمنٹ نے اخبار الامان سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ۔ کیونکہ حیدرآباد دکن کے سلسلہ میں ہندو مسلم فسادات پر اس میں ایک قابل اعتراض مضمون شائع ہوا تھا۔

بجنور ۲ فروری ۔ ایک قریبی موضع موسٰی پور کے مسلمانوں نے عدالت دیوانی سے قربانی گاؤ کی ڈگری حاصل کر لی تھی ۔ اور اس سال اس کا ارادہ رکھتے تھے ۔ کہ ان سب کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا گیا۔

راجکوٹ ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی اسمبلی کو اس کے صدر نے اس لئے توڑ دیا ہے کہ ریاست میں اندھا دھند تشدد ہو رہا ہے۔

ٹوکیو ۲ فروری ۔ آج جاپانی پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے سوال کیا ۔ کہ پہلے اس امر کو کیوں نظر انداز کر دیا گیا تھا ۔ کہ چین کی جنگ اس قدر شدید صورت اختیار کریگی ایک ممبر نے تجویز پیش کی ۔ کہ مشرقی ایشیاء میں نئے نظام کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے ۔ لیکن یہ تجویز مسترد کر دی گئی ۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا ۔ کہ چین کی جدید حکومت فیڈرل طرز کی ہوگی ۔ جو ممالک غیر میں چین کی صحیح نمائندگی کرے گی ۔ اور انتظامی امور میں خود مختار ہوگی ۔ حکومت جاپان اس سے اپنے نقصان کے سلسلہ میں کوئی تاوان تو طلب نہیں کرے گی ۔ لیکن چین میں آباد جن جاپانیوں کو جنگ کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کا مطالبہ ضرور کرے گی۔

لنڈن ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ۷ فروری کی صبح کو وزیر اعظم برطانیہ فلسطین کانفرنس کا افتتاح کریں گے ۔ اور ہر وفد کے سامنے علیحدہ علیحدہ تقریر کریں گے ۔ اصل مذاکرات افتتاح سے دو تین روز بعد شروع ہو جائیں گے ۔ کانفرنس میں انگریزی ۔ عربی اور فرانسیسی میں تقریریں کی جاسکیں گی۔

جھانسی ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع جھانسی کے بعض دیہات میں شدید اولے پڑے جن میں سے بعض کا وزن دو دو سیر تھا ۔ بے شمار مویشی اور لاتعداد پرندے ہلاک ہو گئے ۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کانگڑہ ۲ فروری ۔ شدید برفباری کی وجہ سے کلو ویلی کے تمام درے بند ہو گئے ہیں ۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ طویل عرصہ تک آمد و رفت نہ کھل سکے گی ۔ ریاست منڈی دسکیت سے بھی شدید برف باری کی اطلاع آئی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲ فروری ۔ آج یہاں مسلمانوں کا ایک جلوس تقریبات عید کے سلسلہ میں نکلا ۔ تو ہندوؤں نے اس پر خشت باری کی ۔ جس سے فریقین میں تصادم ہو گیا جس میں دونوں طرف سے گولیاں بھی چلائی گئیں ۔ ۱۰ آدمی ہلاک اور ۲۰ مجروح ہو گئے کئی دوکانیں نذرِ آتش کر دی گئیں۔

شانتی نکیتن ۲ فروری ۔ آج مسٹر بوس پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کے لئے یہاں آئے ۔ اور ایک بند کمرہ میں دیر تک گفتگو کرتے رہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ موضوع ان کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر پیدا شدہ صورت حالات اور اس کے سلسلہ میں گاندھی جی کا طرز عمل تھا۔

کلکتہ ۲ فروری ۔ مشاورتی کمیٹی کی سفارش پر حکومت بنگال نے سات مزید سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

الہ آباد ۲ فروری ۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے ایک کانگرسی دوست کے نام مکتوب میں لکھا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگرس کمیٹیوں میں مسلمانوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔

باردولی ۲ فروری ۔ سردار پٹیل نے گجرات پراونشل کانگرس کے تمام ممبروں کو ہدایت کی ہے کہ راجکوٹ کی ستیہ آگرہ میں شامل ہونے کے لئے تیار رہیں ۔ انہیں صرف دس گھنٹہ کے نوٹس پر بلا لیا جائے گا۔

دہلی ۲ فروری ۔ سیٹھ جمنا لال بجاج نے جے پور میں اپنی گرفتاری سے پیشتر اس تحریک کو جاری رکھنے کے لئے ایک کونسل آف ڈکٹیٹر مقرر کر دی ہے ۔ جس کے پانچ ممبر ہیں۔

دہلی ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس کے دوبارہ انتخاب پر گورنمنٹ آف انڈیا کے ذمہ دار اراکین میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ کانگرس میں انشقاق کا باعث ہو گیا ۔ تو اس سے ملک کی سیاسی ترقی کو بہت نقصان پہنچیگا ۔ اور فیڈریشن میں تبدیلیوں کے متعلق کانگرس کے مطالبہ کو بہت تقویت ہو جائے گی۔

پیرس ۲ فروری ۔ فرانس کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ فوجی اقدامات کے بغیر ہی سرحد کی حفاظت کا ضروری انتظام کر دیا گیا ہے ۔ تاکہ کٹلونیا کی طرف سے ہسپانیہ کے غیر ضروری پناہ گزین داخل نہ ہو سکیں۔

لکھنؤ ۲ فروری ۔ مسٹر بوس کے صدر منتخب ہونے پر ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے استعفوں کی خبر کی تردید ہو چکی ہے لیکن پائنیر جو اس خبر کی اشاعت کے لئے ذمہ دار تھا ۔ اس بات پر مصر ہے کہ استعفے دیدیئے گئے تھے جنہیں بعد میں گاندھی جی نے مداخلت کر کے رکوا دیا۔

دہلی ۲ فروری ۔ جے پور کی پولیس نے سیٹھ جمنا لال بجاج کو گرفتار کر کے متھرا لے جا کر رہا کر دیا ہے۔

جبلپور ۲ فروری ۔ ریاست خیر گڑھ کے رئیس نے اپنی ریاست کے لئے اسمبلی اور اصلاحات کا اعلان کر دیا ہے سخت گیر قوانین منسوخ کر دیئے ہیں ۔ اور کئی ٹیکس معاف کر دیئے ہیں۔

ماسکو ۲ فروری ۔ مانچوکیو اور سوویٹ روس کی سرحد پر دونوں ملکوں کی افواج میں تصادم ہو گیا جس میں سات اشخاص زخمی ہوئے۔

لاہور ۲ فروری ۔ پنجاب اسمبلی کے ایک ممبر نے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جو گزٹ بھی ہو چکا ہے ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ صوبے میں ہر قسم کے قرضہ جات کی وصولی ملتوی کر دی جائے ۔ اور اس التوا سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکیں ۔ جو انکم ٹیکس ادا نہیں کرتے یا دو سو روپیہ سالانہ سے کم مالیہ دیتے ہیں ۔ امید ہے کہ آئندہ اجلاس میں یہ بل پیش ہو گا۔

نیویارک ۲ فروری ۔ امریکہ کے مشرقی حصوں سے شدید برفباری کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں جس سے اب تک ۲۹ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں ۔ صرف شکاگو میں دس اموات ہوئیں ۔ سڑکیں برف سے اٹی پڑی ہیں ۔ اور آمد و رفت بالکل بند ہے۔

نئی دہلی ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے اخبار ریاست میں حیدرآباد ستیہ گرہ کے متعلق بعض تصاویر چھپنے کی وجہ سے اس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

قاہرہ ۲ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مفتی اعظم کے مد مقابل فخری بے نشاشیبی اور حکومت برطانیہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اب اس کی طرف سے بھی ایک وفد فلسطین کانفرنس میں شامل ہو گا ۔ جس کی قیادت وہ خود کرے گا۔

ہری پور ہزارہ ۲ فروری ۔ ہندو اخبارات میں چند روز ہوئے ایک خبر شائع ہوئی تھی ۔ کہ گورنر صاحب صوبہ سرحد کے دورہ کے سلسلہ میں ریاست امب نے نصف لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے ۔ لیکن ناظم صاحب ریاست امب نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے۔

بیت المقدس یکم فروری ۔ فلسطین کانفرنس میں شرکت کے لئے یہودی وفد کی روانگی سے قبل ان کے مذہبی رہنما نے تمام یہود سے اپیل کی ہے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی